بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مسلم حکمرانوں کی خیانت کے باعث فلسطین کفر کے سرغنہ ٹرمپ کے لیے محض ایک انتخابی کارڈ بن کر رہ گیا ہے

خبر:

عربیہ 21 کے مطابق امریکی سیکریٹری خارجہ مائیک پومپیو پیر کی صبح (24 اگست، 2020) تل ابیب کے ائرپورٹ بن گورین پہنچے جس کے دوران وہ مختلف عرب ممالک بھی جائینگے۔ یہ پانچ روزہ دورہ امارات کی طرح دیگر عرب ممالک کو یہودی قابض وجود سے تعلقات قائم کرنے کے لیے قائل کرنے کی امریکی کوششوں کا حصہ ہے۔ توقع ہے کہ پومپیو یہودی قابض وجود کے وزیراعظم کے ساتھ ایرانی موضوع اور دوطرفہ اقتصادی تعلقات پر بات چیت کرینگے اور مشرق وسطی کے باقی ممالک اور یہودی وجود کے درمیان تعلقات کو مزید پائیدار کرنے پر تبادلہ خیال کریں گے۔ امارات کی جانب سے قابض یہودی وجود کے ساتھ تعلقات قائم کیے جانے کے بعد مزید ممالک کی جانب سے اس کے ساتھ تعلقات قائم کیے جانے کے بارے میں چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں جن میں بحرین، سلطنت عمان اور سوڈان شامل ہیں۔ تل ابیب کے بعد پومپیو خرطوم روانہ ہونگے جہاں سوڈان اور یہودی وجود کے درمیان تعلقات زیر بحث آئیں گے۔ پومپیو کے ترجمان کے بقول پھر وہ بحرین اور امارات کا رخ کرینگے۔

تبصرہ:

مسلمانوں پر حکومت کرنے والے عرب وعجم حکمرانوں نے اولاً فلسطین کے مسئلے کو امت مسلمہ کے مسئلے سے ہٹا کر عرب مسئلہ بنایا اور پھر اسے عرب مسئلے سے بھی ہٹا کر محض فلسطینیوں کا مسئلہ قرار دیا، جس کی ٹھیکیدار پی ایل او (تنظیم آزادی فلسطین) کو بنایا گیا تاکہ وہ اس مبارک مشن پر کمپرومائز کرتے ہوئے محض انتقام کی گولیاں چلائے۔ اس پر بھی بس نہیں کیا گیا، اور یہ مسئلہ اس کے بعد یہود اور اوسلو اتھارٹی یعنی فلسطینی اتھارٹی کے درمیان فلسطین کی مبارک سرزمین کے صرف 20 فیصد سے بھی کم حصے پر تنازعہ قرار دیا گیا جس کے بارے میں اوسلو اتھارٹی یہ دعوی کرتی ہے کہ وہ فلسطینی ریاست قائم کرنا چاہتی ہے۔ اور ان تمام سازشی مرحلوں سے گزرنے کے بعد اب مسئلہ فلسطین اب کفر کے سرغنہ، امریکہ کے لیے محض انتخابی کارڈ بن کر رہ گیا ہے۔ امریکی سیکریٹری خارجہ پومپیو کا دورہ اسی تناظر میں ہے تاکہ وہ واپسی پر نومبر میں ہونے والے انتخاب میں اپنے مدمقابل کے خلاف اپنے صدر کے لیے ایک انتخابی کارڈ لے کر واپس آئے۔

اب یہ بالکل واضح ہے کہ تمام مسلم حکمران یہودی قابض وجود کو تسلیم پر متفق ہیں۔ ان رویبضہ حکمرانوں نے فلسطین کو آزاد کرانے کا باب ہی اسی دن اپنی ڈکشنری سے نکال دیا تھا جب اس پر قبضہ کیا گیا تھا۔ یہودی وجود کو تسلیم کرنے اور اس کے ساتھ تعلقات قائم کرنے کے حوالے سے ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے مگر چونکہ امت اس کو مسترد کرتی ہے اس لیے ان میں سے بعض مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لیے اور امت کے پاکیزہ جسم میں اس سرطانی وجود کو تدریجی طور پر قابل قبول بنانے اور تسلیم کرنے کے لیے کوشش کررہے ہیں۔ ان میں سے جو سمجھتا ہے کہ وہ اپنے عوام کو قابو کرسکتا ہے وہ یہودی وجود کو تسلیم کرنے والوں کی پہلی صف میں کھڑا ہے۔ تاہم یہ امر یقینی ہے کہ یہ سب یہودی وجود کے ساتھ تعلقات کے قائم کرنے کیلئے قطار میں لگے ہوئے ہیں۔ جیسے ہی پہلا آگے بڑھتا ہے، اگلا اس کی پیروی کرنے لگتا ہے۔ اور اس کا دارومدار ان خائنوں کی جانب سے اپنی خیانت کو چھپانے اور آنکھوں میں دھول جھونکنے میں کامیابی پر ہے۔ دوسری طرف ٹرمپ داخلی طور پر اس کو اپنی انتخابی مہم کے لیے کارڈ کے طور پر، جبکہ علاقائی طور پر ان کو اسلامی سرزمین میں اپنے استعماری منصوبوں کو نافذ کرنے کے لیے استعمال کررہا ہے۔ اس طرح وہ اسے اپنی پروردہ سوتیلی بیٹی یعنی یہودی وجود کو اسلامی سرزمین کو کرپٹ کرنے اور اس کی طاقت وصلاحیت کو ختم کرنے کیلئے استعمال کرتا ہے۔

یقیناً مسلمانوں کے حکمران اور حکمرانوں کے پشت بان مغربی آقا، امت کے درمیان نہیں رہتے، اس لیے ان کو مسلمانوں کے مصائب کا احساس ہی نہیں، اس لیے امت اور اس کے مسائل کے بارے میں ان کے منصوبے اور پالیسیاں گمان، اندازوں اور خوش فہمیوں پر مبنی ہیں۔ وہ اپنے منصوبے اور سازشیں اس خوش فہمی میں ترتیب دیتے ہیں کہ یہ امت مر چکی ہے یا یہ اپنے دین سے مرتد ہو چکی ہے۔ اسی لیے وہ یہود کو تسلیم کرنے اور ان سے تعلقات کے لیے دوڑے چلے جاتے ہیں، مگر حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ اسلام کا عقیدہ مسلمانوں کے اندر پختہ ہے اور ارض مقدس فلسطین ان کے عقیدے کا حصہ ہے، اس لیے یہود سے دہائیوں پہلے تعلقات استوار کرنے والی حکومتیں، جیسے مصر، اردن اور اُوسلو اتھارٹی اپنے عوام کی یہود سے تعلقات نارملائز کرانے میں کامیاب نہیں ہو سکی ہیں، یہ باقی حکومتیں بھی اسی طرح ناکام ہوں گی۔ جب ان حکمرانوں کی ستر کو چھپانے والا توت کا آخری پتہ بھی گر جائے گا، تب یہود سے قتال اور ان کو قتل کرنے کی رسول اللہ ﷺ کی بشارت حقیقت بن جائے گی۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تُقَاتِلُونَ الْيَهُودَ حَتَّى يَخْتَبِيَ أَحَدُهُمْ وَرَاءَ الْحَجَرِ فَيَقُولُ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ **"تم یہود سے قتال کرو گے یہاں تک کہ وہ پتھروں کے پیچھے چھپیں گے اور پتھر کہیں گے، اے اللہ کے بندے یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہے اس کو قتل کرو"** (بخاری)۔

اس کو بلال مہاجر پاکستانی نے حزب التحریر کے مرکزی میڈیا آفس کے لیے تحریر کیا